جنوب مشرقی ایشیا اور خطۂ بحرالکاہل میں کیتھولک چرچ اور اس کا بشارتی کام

"ایشیا ایک ایسا براعظم ہے جہاں کیتھولک آبادی کا تناسب سب سے کم یعنی ۷ء۲۳ء۲ فیصد ہے۔ فلپائن کے علاوہ جہاں ۸۸ء۱۰ فیصد لوگ کیتھولک ہیں، باقی جنوب مشرقی ایشیا میں کیتھولک آبادی کا تناسب زیادہ سے زیادہ ۶ء۷۴ فیصد (ویت نام) اور کم سے کم ۰ء۴۱ فیصد (تھائی لینڈ) ہے۔ سنگاپور میں ۶ء۳ فیصد، ملائشیا میں ۳ء۰۴ فیصد، انڈونیشیا میں ۲ء۶۳ فیصد اور منمار [برما] میں کیتھولک مسیحی آبادی کا تناسب ۱ء۱۶ فیصد ہے جب کہ کمبوڈیا اور لاؤس کے بارے میں قابل اعتماد اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔ بحرالکاہل کے خطے میں بھی کیتھولک آبادی کی فیصد تعداد ۲۶ء۵۷ سے زیادہ نہیں ہے۔ سب سے زیادہ تعداد گوام میں ہے یعنی آبادی کا ۹۳ء۱۳ فیصد، باقی جزائر میں صورتِ حال یہ ہے۔

ویلس اور فارٹونا	۸۶ء۷۱ فیصد
ویک آئی لینڈ	۸۴ء۵۷ فیصد
میریناز	۸۴ء۱۸ فیصد
نیوکیلے ڈونیا	۵۹ء۰۸ فیصد
کیریباٹی	۵۲ء۳۱ فیصد
کیرولین اور مارش	۸۱ء۷ء۴ فیصد
فرنچ پولینیشیا	۵۷ء۷ء۳ فیصد
نورو	۵۰ء۷ء۳ فیصد
پاپا نیو گنی	۴۲ء۳۳ء۳ فیصد
آسٹریلیا	۲۰ء۷ء۲ فیصد
سولومن آئی لینڈز	۱۹ء۲۱ فیصد
نیوزی لینڈ	۱۴ء۰۶ فیصد
تووالو آئی لینڈز	۰ء۸۸ فیصد

چرچ کے اعداد و شمار کے "سالنامہ" (۱۹۹۰ء) کے مطابق ان دو خطوں ـــــ جنوب مشرقی ایشیا اور خطۂ بحرالکاہل ـــــ میں چرچ کی آبادی کی صورتِ حال یہ ہے۔

قوم	آبادی	کیتھولک	پادری	مذہبی مددگار خواتین	معلمین دینیات
کمبوڈیا	۸۲,۵۰,۰۰۰				
فلپائن	۶,۱۴,۸۰,۰۰۰	۵,۱۰,۸۷,۰۰۰	۵,۵۷۹	۸,۵۴۹	۹۵۱
انڈونیشیا	۱۷,۹۳,۰۰,۰۰۰	۴۷,۲۱۰۰۰	۲,۱۳۸	۵,۴۹۷	۲۲,۹۶۲
لاؤس	۴۱,۴۰,۰۰۰				
ملائیشیا	۱,۷۸,۶۰,۰۰۰	۵,۴۲,۰۰۰	۲۲۴	۵۱۲	۱,۸۶۶
منمار [برما]	۴,۱۶,۷۰,۰۰۰	۴,۸۴,۰۰۰	۳۱۰	۸۶۸	۲,۴۰۶
سنگاپور	۳۰,۰۰,۰۰۰	۱,۱۲,۰۰۰	۱۲۰	۲۳۷	۸۳۷
تھائی لینڈ	۵,۷۲,۰۰,۰۰۰	۲,۳۵,۰۰۰	۵۲۶	۱,۳۰۱	۱,۴۰۶
ویت نام	۶,۶۲,۰۰,۰۰۰	۴۴،۶۱,۰۰۰	۱,۵۷۳	۶,۲۲۶	
آسٹریلیا	۱,۷۰,۹۰,۰۰۰	۴۶,۴۹,۰۰۰	۳،۷۱۲	۱۰,۰۳۴	
نیوزی لینڈ	۳۳,۵۰,۰۰۰	۴,۷۱,۰۰۰	۷۰۱	۱,۴۹۶	۴۹
پاپانیوگنی	۳۷,۰۰,۰۰۰	۱۲,۳۶,۰۰۰	۵۵۶	۸۹۸	۲,۳۲۴
سولومن آئی لینڈز	۳,۲۰,۰۰۰	۶۲,۰۰۰	۴۵	۱۲۰	۹۶۸

ـــــ اس صورتِ حال میں چرچ کو غور کرنا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ کا پیغام عام کرنے اور اسے مقبول بنانے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے۔ New Evangelization یا نئی تبشیری تحریک اس خطے میں مشنری پاسبانی کے لیے ایک مسلسل اپیل کی حیثیت رکھتی ہے جس کے دروازے مسیحی تعاون کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ اس پس منظر میں نئی بیداری محسوس کی جا سکتی ہے۔ "ایشیائی بشپوں کی کانفرنسوں کی فیڈریشن" کے پانچویں عمومی اجلاس [منعقدہ انڈونیشیا، جولائی ۱۹۹۰ء] میں ستر سے زائد شریک بشپوں نے "۱۹۹۰ء کے عشرے میں ایشیا میں چرچ کو ابھرتے ہوئے چیلنجوں کا سامنا اور ان کا حل" کے موضوع پر تبادلۂ خیال کیا ہے۔

"انٹر نیشنل فائڈز سروس" کی رپورٹ کے مطابق پوپ جان پال دوم نے شرکائے اجلاس کے نام اپنے پیغام میں زور دے کر کہا "پیارے بھائیو! میں آپ کے اس بھرپور احساس اور لگن میں شریک ہوں کہ ایشیا میں چرچ کے لیے یہ اہم گھڑی ہے۔"

رپورٹ کے مطابق "ایشیائی بشپوں کی کانفرنسوں کی فیڈریشن" نے ایشیا میں چرچ پر زور دیا ہے

کہ وہ مندرجہ ذیل اقدامات کرے۔

* چھوٹی چھوٹی مسیحی برادریوں کی تشکیل کی جائے۔
* سادگی اور یک جہتی کے ساتھ مثالی مسیحی طرزِ زندگی کو فروغ دیا جائے۔
* انفرادی اور سماجی تعلقات میں عدل کو رواج دیا جائے۔
* بائبل کا کلچر اپنایا جائے۔
* دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے مکالے کو فروغ دیا جائے۔

کارڈینل ٹومکو نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ہر شخص کے لیے انفرادی طور پر مسیحیت کی گواہی دینے اور بائبل کا پرچار کرنے کے ساتھ مسیحی روحانی اقدار، نیز چرچ کے عالمی مشن میں ہر ایک کی جوذمہ داری ہے، اس سے آگاہی کی اہمیت پر زور دیا۔

یہ بات ذہن میں رکھنا اہم ہے کہ رومن کیتھولک چرچ جنوب مشرقی ایشیا میں ۱۹۶۹ء سے "ریڈیو ویریتاس" کے ذریعے ۲۱ قوموں کے لیے ۱۶ زبانوں میں پروگرام نشر کر رہا ہے اور یہ کام "انٹر نیشنل فائڈز سروس" کے مطابق "تبشیر کے سلسلے میں ایک ممتاز کارنامہ ہے -(بہ شکریہ ماہنامہ "فوکس" - لیسٹر، اکتوبر ۱۹۹۲ء)

پاکستان: اقلیتی عبادت گاہوں کو پہنچنے والے نقصان کا ازالہ کر دیا گیا۔ سہوترا

وزیر اعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف نے کرسمس کے موقع پر مسیحی عوام کی طرف سے دیے گئے ایک استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "اسلام دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کا احترام اور ان سے رواداری کا درس دیتا ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ بھی اقلیتوں کے حقوق کے تحفّظ کے حوالے سے روشن اور قابلِ تقلید ہے۔ خود بانیٔ پاکستان نے بھی گورنر جنرل نامزد ہوتے ہی اقلیتوں کے جان و مال، مذہب اور حقوق کے تحفّظ کا اعلان کیا تھا۔ موجودہ حکومت اسلام کی تعلیمات اور بانیٔ پاکستان کے فرمودات کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفّظ کے لیے کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی۔"

انہوں نے سانحہ بابری مسجد سے پیدا ہونے والی صورت حال کے حوالے سے کہا کہ غیر مسلموں کی جن عبادت گاہوں کو نقصان پہنچا ہے، حکومت وقت ضائع کیے بغیر ان کی تعمیر و مرمت کرا رہی ہے۔ انہوں نے وفاقی وزارت اقلیتی امور کو مزید موثر بنانے اور اقلیتوں کے لیے ایک فاؤنڈیشن قائم کرنے کا اعلان کیا۔ (روزنامہ نوائے وقت - راولپنڈی، ۲۳ دسمبر ۱۹۹۲ء)